B.A. - III

Paper - VI

سوال نمبر ۲ مضمون "آبِ حیات" سے متعلق حالی کے خیالات کی وضاحت کیجئے:

جواب: حالی نے "آبِ حیات" کا مطالعہ شروع سے آخر تک بغور ختم کیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں اس پر اپنے خیالات کا اظہار اس وقت کر رہا ہوں جب کہ بہت سے اردو اخباروں میں اس پر ریویو لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن جو خاص کیفیت میرے دل پر طاری ہوئی اس کا تذکرہ میں نے شروع سے آخر تک بیان کیا ہے۔ "آبِ حیات" اردو زبان کا پہلا تذکرہ ہے جس میں مولانا محمد حسین آزاد نے تذکرہ نویسی کے نوالگی انجام دیئے ہیں۔ مصنف نے شعراء کے فوری حالات لکھنے پر ہی قناعت نہیں کی ہے بلکہ سوانح عمری جہاں تک ممکن تھا، نہایت تفصیل سے لکھے ہیں۔ حالی لکھتے ہیں کہ آزاد نے شعراء کے کلام اور شاعری پر جا بجا نکتہ چینی کرتے ہوئے اپنی رائے ظاہر کی ہے اور بہت حسن و خوبی کے ساتھ دشوار گزار مرحلہ کو طے کیا ہے۔ کہیں ادب تہذیب کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

آبِ حیات کے مصنف نے شروع میں دو مضامین زبان اردو اور نظم اردو کی تاریخ پر لکھی ہیں۔ پہلے مضمون میں جو زبان اردو سے متعلق ہے ایسے انگریزی مورخوں کی کتاب سے نہایت کوشش کے ساتھ بیان میں کرکے مدون ہے اور پچھلا جو اردو بھاشا عربی اور فارسی زبان سے متعلق ہے وہ خاص آزاد ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔

حالی تحریر کرتے ہیں کہ یہ تمام مضامین نہایت مفید اور بصیرت افزا اور زبان کی حقیقت کا آئینہ ہیں۔ حالی نے آزاد پر سخت تنقید کی ہے کہ انہوں نے رسالہ "تہذیب الاخلاق" کے متعلق کچھ بھی ذکر نہیں کیا۔ جس نے اردو زبان کو چند روز میں اس درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ جو کم سے کم پچاس برس کے بعد اس کو حاصل ہوتا۔ اردو زبان پر اس پرچہ کا بہت بڑا احسان ہے مذہب، اخلاق، معاشرت اور تمدن پر جو اعلیٰ درجے کے مضامین اس پرچہ میں لکھے گئے ہیں انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ اردو زبان کسی مطلب کے ادا کرنے سے قاصر نہیں ہے۔ اس رسالہ نے بلند خیالات کو سیدھے سادے لفظوں میں موثر طریقہ پر بیان کرنا سکھایا ہے۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ حالی سرسید سے بہت زیادہ متاثر تھے۔

آزاد مضمون کے آخر میں میر انیس اور مرزا دبیر کو خاتمہ شعرائے اردو لکھا ہے۔ حالی تحریر کرتے ہیں کہ یہ نہایت انصاف کی بات لکھی ہے کہ ان کا رتبہ اس سے بھی بڑھ کر ہے اردو شاعری کا پورا پورا اخلاق اگر ہو سکتا ہے تو میر انیس پر ہی ہو سکتا ہے۔ میر انیس پر نہ صرف اہل لکھنؤ بلکہ اس سے زیادہ اہل دہلی کو فخر کرنا چاہئے کیونکہ ان کے بزرگ اسی معدن کے جوہر تھے۔